

قبروں کی تعظیم و احترام  
حکم اسلام

قبروں کو سجدہ  
مطلق حرام

از اسلام

منیر احمد یوسفی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیدہ عارفہ لاہور

ملنے کا پتہ

بیان مسجد گیسٹ ہاؤس A-977 بلاک B-III

تعمیر پورہ (چیمبر) سکیم لاہور

042-36880028, 0300-4274936

قبروں کی زیارت سے موت یاد آتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰہُ فَاَنْتُمْ تَجْعَلُوْنَ اَلْمَوْتَ عَلٰی قَبْرِہِیْکُمْ (تم لوگوں نے موت کو اپنے قبور پر لگا دیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر کھاتے ہوئے تھے۔

جمعۃ المبارک کے دن ازبکستان قبور:

حضرت محمد بن ابی حسان بن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ اس حدیث شریفہ کو نبی کریم و کذاب و دجہم علیہ السلام سے متفرق کر کے جس میں ہذا قسطنطین و ذوالقہسار اؤنہ اؤن احدہما فی کلّی جنسہما غلیظۃ و خصب بڑا ہے "ہوئے ہیں۔

باب ۱۲۱ میں سے کسی ایک کی قبر کی بجائے امام ربک کو زہارت کیا کرے گا تو اس کی پٹھانہ کو اسے گوارہ و دھوکا دے کرے گا اور اس میں کھسانے کا۔

آلور کی زیارت کرنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ رِزْقًا يَّوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ اَوْ يَّوْمًا يَّوْمًا

جلد سوم ۱۳۵۱ھ میں شکر و حسن ۱۳۵۲ھ تک کا حکم کلاس ۵۴۲-۵۴۱ میں تالیف والا کتب خانہ  
میں ۳۵۰۰ سے زائد کتب جمع کئے گئے۔ ۱۳۵۲ھ میں ۳۵۰۰ سے زائد کتب جمع کئے گئے۔ ۱۳۵۲ھ میں ۳۵۰۰ سے زائد کتب  
جلد سوم ۱۳۵۱ھ میں شکر و حسن ۱۳۵۲ھ تک کا حکم کلاس ۵۴۲-۵۴۱ میں تالیف والا کتب خانہ  
میں ۳۵۰۰ سے زائد کتب جمع کئے گئے۔ ۱۳۵۲ھ میں ۳۵۰۰ سے زائد کتب جمع کئے گئے۔ ۱۳۵۲ھ میں ۳۵۰۰ سے زائد کتب



رعوف و رحم ﷺ نے ان کے لیے جس کی ممانعت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اگر چاہیں گی تو خواب سے غافل ہو جائیں گے۔

اجلے چارہ جو کہ فرضی کھاد ہے جب اس کے لیے عورتوں کا ٹلنا چاہو ہوا  
تو ہمارے قیوم جو کہ صرف مستحب ہے اس کے لیے ٹلنا کیسے چاہو ہو سکتا ہے ؟

رقم کا رد وائے افاق میں ہے۔ "انگریز ریاست غمناک کر کے اور دے چلائے  
کے لیے ہو چیا کہ گنہگاروں کی حالت ہے تو جائز ہے اور ایسی پر یہ حد شریف معمول  
ہے نقن اللہ و انوارات العقبی و البص و روائت العقبی و البص (۱۹۹۹) کی دست  
ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جاتیں۔ "اور اگر حضرت حاصل کرے تو بے غیر  
رقم کھائے اور تو رہا عاقلین سے برکت لینے کے لیے ہو تو چار سو مسد کی حاضری کی  
طرح ہو جو معمول کے لیے ترجیح نہیں اور حجازوں کے لیے کروے"۔ ۹۔

شروع اسلام میں ہوا تو سب کو مومن بھی کہنا شروع کر دیا۔ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔ انہیں یہ تھا کہ کُفّہ پختی کے عادی ہوئے کی وجہ سے آپ کو رسول کی پوجا نہ دے کر دے دیں۔ جب میں اسلام رائج ہو گیا تو یہ ممانعت منسوخ کر دی گئی۔

الْأُولَى هِيَ بِمَازَةِ الْقَبُورِ لِلرِّجَالِ بَعْدَ عَمَلِ الْعِلْمِ وَأَمَّا  
الْيُسَاءُ فَقَدْ ذُكِرَ فِيهِ هُزْنُهُ ﷺ أَنْ وَضَعَ الْقَلْبَ سَكَنًا لَمْ يَزُودَ  
الْقَبُورُ ۚ كَانَ يَحْسِبُ نَعْلَ الْعِلْمِ فِي هَذَا كَانَ قُلُّ لَمْ يَزُودَ فِي  
بِمَازَةِ الْقَبُورِ فَلَمَّا رَحَّصَ الْعِلْمَ لِلرِّجَالِ وَالْيُسَاءُ وَبَيْنَهُمْ  
بُحْرَةُ الْيُسَاءِ بِإِجْلَاءِ صَبْرِهِمْ وَتَفَرُّغِهِمْ ۚ

[illegible]

تقریباً دو سو کو خاص طور پر مذہب و ملت کی اجہالت فرمائی تھی ہے اور عام طور پر عورتوں کو۔ حضرت ابو جریجؓ کے رد و اجابت ہے کہ فرماتے ہیں رسول کریمؐ کو ایک درجہ **مستطاب** ہے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبول کی نہ زیارت کے لیے جائیں۔ بعض اہل علم نے فرمایا ہے یہ زیارت قبول کرنا نہ مستحب دیکھنے سے قبل کا حکم ہے جب تک کہ یہ کہ رسول اللہ **مستطاب** نے فرمایا ہے نہ زیارت فرمادی تو عورتوں کے ساتھ عورتوں کو بھی نہ زیارت ہوگی بعض علماء نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارت اور مکہ و مدینہ سے اس لیے کہ ان کو سیر کرنا ہوتا ہے اور حج و عمرہ کی روایات و احکامات ہوتے ہیں۔

اس لیے کہ ان کو کبیر سے جدا کر دیا جائے۔ اور اس کے بعد ان کو کبیر سے جدا کر دیا جائے۔  
حضرت امام کاظمی علیہ الرحمہ سے استفادہ ہوا کہ غور و فکر کے ساتھ کہ چاہنا ہوتا  
ہے کہ انیس اطراف پر ایسی ایک جگہ قرار دیا جائے جہاں تک ممکن ہو جائے۔ یہ کہ چاہو کہ اس میں صورت پر  
کتنی نعمت پڑتی ہے۔ جب صورت گم رہے تو فوراً اس طرف جھٹکے کہ اہل اللہ کرتی ہے تو اللہ  
(ﷻ) اللہ اس کے سر فرشتوں کی نعمت میں ہوتی ہے۔ جب گم رہے تو باطنی ہے تو تمام  
اطراف سے شیطان اسے کبیر لگاتا ہے جب قبر تک پہنچتی ہے تو تھک کر روح اس پر  
نعمت کرتی ہے اور جب وہ قبر آتی ہے تو اللہ (ﷻ) کی نعمت میں ہوتی ہے۔

عورت کے لئے گھر سے نکلنے کی وجوہات:

نہ جاتا۔ میں ہے۔ -حیرت اپنے کمر سے نہ اٹھا کر اپنے حق کے لیے اپنے  
 اور کسی کے حق کے لیے جاوے۔ اہلبارک میں ایک بار واقعہ میں لی ضرورت کے لیے  
 یہاں میں ایک بار کج مزاجی ملاقات کے لیے گیا جس سے کہو ناں یہ اپنے کو  
 جیلانے والی ہے (جی بھی جی) اس قسم میں ہے، ان کے علاوہ صدیوں میں نہ لگے، اگر  
 شوہر نے اجازت دی تو دونوں کھانا رسول کے"۔ ۳۱

عورتوں کا زیارت قبول کرنا:

انام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "میں سوائے حاضری  
کے غمخیزہ المستملی شرح منیۃ العبدی (اعلیٰ فی ایمان) کو ۱۵۹۵ء تک لکھ کر  
لاکھنؤ میں دیکھا۔ جہاں اس کا مالک مولانا (باب ارم) طبع ہوا تھا۔ وہی  
جلد ۲۰۱ء



تجربوں میں ملنے والی کل کی تجویزیں مہلت دہی ہوئی ہے اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اسے اللہ (جل جلالہ) کی قریبی غرقہ دہانوں کو بخش دے۔"

۳۔ حضرت پروردگار ﷻ سے روایت ہے فرماتے ہیں اے نبی کریم ﷺ وہ لوگ جو تم

”اے مسلمان اور مسلمانوں کے گھروالو! تم پر سلام ہو! خدا کا دین ہم بھی تم سے  
 نکلے والے ہیں۔ ہم اللہ (ﷻ) کے اپنے اور تمہارے لئے عاقبت مانگتے ہیں۔“  
 شرح اللہ میں ”لا یجھلون“ کے بعد ”الغیم لئلا یطروا“ کے الفاظ آئے ہیں۔ اور  
 (یعنی تمہارے غم میں غم نہ ہو)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا قبرستان کا کرپیلے سلام کرنا پھر قبرستان  
وہاں سے گھٹنگو کرنا منشاء ہے۔ اس کے بعد وہاں اعتقاد کے لئے اہل توبہ کو  
ایصالِ ثواب کیا جائے۔ اس سے معلوم ہوا مرد و باہر وہاں کو دیکھنے اور پچھاننے  
ہیں اور ان کا کلام سنتے ہیں وہ انہیں سلام کا ثواب دیتا۔

۳۔ ائمہ اربعین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمائی ہیں میں نے ایک رات آپ ﷺ کو کمر میں نہ لایا، تلاش کے بعد دیکھا کہ آپ ﷺ جھٹکے بیٹھیں ہیں اور آپ ﷺ فرماتے ہیں اَسْلَمَ عَلَيَّكُمْ قَارِئُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ اَتَمُّ الْاَقْرَبِ وَاَنَا بِكُمْ لَاحِقُونَ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْرِئْنَا اَخْرَجْتُمْ وَلَا تَقْلِبْنَا بَعْدَهُمْ مع "سلام ہو تم پر کہہ رہا ہوں! جو مؤمنین ہیں تم ہمارے قریب سے ہو اور تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! (خارجہ وحنانی) کہیں! ان کے خواب سے بھر دہم کر اور ان کے بعد میں آکر انہیں میرے ساتھ لے آ"۔

۵۔ از المومنین حضرت سید و امیر محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے  
 ۱۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۵۳ مسلم جلد ۳ ص ۲۱۴ مستدرک جلد ۵ ص ۲۵۳ نسبی کفری للشیوخ جلد ۳  
 ص ۱۱۱ ج ۱۱۱۔ ۱۱۱ شرح المصابیح جلد ۳ ص ۳۰۲ ج ۱۱۱ جلد ۳ ص ۱۱۱۔

ہے غرضاتی چیز میں اس نے رسوا کیا کریم کو راف و رحم سے عرض کیا یا رسول اللہ  
 (صلی اللہ علیہ وسلم) میں فرما دیا جو روں کیا کیا کروں؟ کیا کریم کو راف و رحم سے عرض کیا  
 فرمایا لا زار است جو کہ وقت کیوں کیا کرو۔

اَسْلَامٌ عَلَى اَهْلِ الْبَيْتِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُسْلِمِينَ وَنُوحٌ  
اَللهُ وَالْمُسْلِمُونَ بِمَا وَالْمُسْلِمُونَ وَنُوحٌ اِنْ هَا اَللهُ يَحْكُمُ  
لَا يَحْكُمُ اِلَّا بِمَا يَشَاءُ اَللهُ يَحْكُمُ لَكُمْ اِنْ هَا اَللهُ يَحْكُمُ

[illegible]

ہاں ہم مجھ کوئی نہ ملے گا ہے  
وَالشَّائِطَانُ مُخْتَفِقُونَ عَلَىٰ هَٰذَا وَقَدْ تَوَلَّوْا عَنْهُم بِالْأَنفَارِ  
الْمُشْتَبِہِ بِغُورِ الْغَايَةِ لَمْ يَنْتَبِہُوا لَمْ يَنْتَبِہُوا لَمْ يَنْتَبِہُوا لَمْ يَنْتَبِہُوا  
ہے کہ مرے نہایت کرنے والوں کو کیسا ہے ہر انسان سے خوش ہوتے ہیں۔  
مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ رات کے  
آخری حصہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اور یہاں تک غور فرماتے کہ اس واقعہ  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَافْخَالِ بَقِيعِ الْغَرَابِہِ کی وجہ سے بعض مسکین بیخوش ہو گئے  
چنانچہ کرتے ہیں تاکہ اس شخص کا عائد بھی شامل ہو جائے۔

صاحبِ قبر کا زائرین سے انس پانا:

حضرت عمرو بن العاصؓ کے بارے میں روایت ہے کہ "7" آپ مرض  
الوست میں بیمار تھے اور آپ کی طبیعت کھلی ہوئی تھی۔ آپ کے پاس  
ایک مسلمان بیمار تھا جس کی طبیعت بھی کھلی ہوئی تھی۔ آپ نے  
اس بیمار کو اپنے پاس لے کر رکھا اور اس کی طبیعت بھی کھلی ہوئی رہی۔

نے عرض کیا یا جان آپ کیوں رہتے ہیں؟ کیا اللہ (جل جلالہ) کے رسول ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی۔ آپ نے اُن کی طرف متوجہ نہ کر کے فرمایا ہم سب سے افضل تو حیدرہ حالت کے اقرار کو کہتے تھے یعنی (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رُسُلُهُ) امیری نزع کی تین مختلف حالات سے گزری ہے۔ (۱)۔ ایک وہ دور تھا جب رسول اللہ ﷺ سے اچھائی تھیں تھا اور آپ ﷺ کو شہید کر کے سے زیادہ کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اگر خدا نخواستے میں اُس حالت میں فوت ہو جاتا تو یقیناً ابھی ہوتا۔ (۲)۔ پھر جب اللہ (جل جلالہ) نے میرے دل میں اسلام کی صحت پنے افرامادی تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا (پرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہاتھ پھیلا دیے تاکہ میں صحت کر لوں۔ آپ ﷺ نے سیدھا (دایاں) ہاتھ پھیلا دیا لیکن میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ آپ ﷺ نے پھر ہاتھ مروا دیے کیا بات ہے؟ عرض کیا میں نے چاہا ایک شرط لگانوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا شرط ہے؟ عرض کیا یہ کہ میری بخشش ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ اسلام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، جیسے جہت اور رنج سارے گناہوں کو مٹ کر دیتے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے بلا کہ میرے نزدیک کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی آپ ﷺ سے بلا کہ کوئی طویل القدر تھا۔ آپ ﷺ کی شانِ جلالت کی وجہ سے میں آپ ﷺ کو آنکھ پر کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کے آساف اور علیہ مبارک پہنستا تو میں ناخوش ہو کر کھینچتا آپ ﷺ کی شانِ جلالت کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف آنکھ نہ کر دیکھ بھی نہیں سکتا تھا اور اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو مجھے تو قیامت کی شش ملتی ہوتا۔ (۳)۔ پھر مجھے ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا کہ نہ معلوم ان کی وجہ سے کیا انجام ہوا (تو فرمائیے) لگے تو جب میں فوت ہو جائوں تو میرے ساتھ خود کرنے والی اور آگ نہیں آتی چاہئے۔ پھر جب تم مجھے وہی کہہ کر اور میری قبر پر مٹی ڈال چکے تو میری قبر کے گرد آگ اور تک کوڑے رہتا، بھی دیر تو مٹی و دھو کرنے اور اس کا گوشت کھانے میں لگتی ہے تاکہ میں تم سے ملاں رسول اور مجھے

معلوم ہو جائے کہ زب کے فرشتے کیا لے کر لوٹے ہیں؟ (معلوم ہوا کہ مردہ حاضرین قبر سے ہاتھ باور خوش ہوتا ہے)۔ ۴۴

صاحبِ قبر کو زیارت والے کا علم:

حضرت فضل بن عرق طبرانی رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مُحَمَّدٌ أَمْسَى قَبْرُ أَبِي الْعَمْرَةِ بَعْدَ الْعَمْرَةِ فَاحْفَظْ مِنْ ذَلِكَ فَشَهِدَتْ يَوْمًا بِخِزَالَةٍ فِي الْمَقْبَرَةِ الَّتِي دُفِنَ فِيهَا فَتَحَلَّتْ لِحَاجَتِي وَلَمْ يَأْتِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ رَافَتُهُ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ: لَيْسَ يَنْهَى لَمْ يَنْهَى؟ قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ وَأَنْتَ تَقْلَعُ بَيْنَ إِذَا الْيَتِيمُ؟ قَالِي: أَيْ وَاللَّهِ يَا بَنِي نَسَاؤًا أَلِمْ أَطْلَعُ عَلَيْكَ جِئْتُ تَطْلُعُ بَيْنَ الْقَبْرِ خَشِيَ تَصِلُ إِلَيَّ وَتَقْلَعُ جِئْتُ لَمْ تَقُومْ فَلَا أَزَالُ أَنْظَرُ إِلَيْكَ حَتَّى تَجُوزَ الْمَقْبَرَةَ حِينَ

"میں اپنے والد (گرمی) کی قبر پر پار پار جاتا تھا اور میرا بے مل کثرت سے تھا ایک دن میں ایک جنازہ میں شریک ہوا اور اس کی تدفین میں مصروف رہا۔ اپنے والد (گرمی) کی قبر پر نہ جا سکا تو رات میں نے اپنے والد (گرمی) کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے مجھے فرمایا: اسے میرے پیچھے میرے پاس کیوں نہیں آتے؟ میں نے عرض کیا۔ اسے میرے والد صاحب اکایا آپ کو علم ہوتا ہے جب میں آپ کے پاس آتا ہوں؟ فرمایا میں ابیں اللہ (جل جلالہ) کی قسم میں برابر آگاؤ رہتا ہوں، یہاں تک کہ جب تم میں سے آکر میرے پاس آکر بیٹھے ہو۔ پھر آنکھ کھل کر دیکھتا ہوں میں برابر تمہیں دیکھتا رہتا ہوں، یہاں تک کہ تم میں سے آکر چلے ہو۔"

دفن کے بعد قبر پر سورۃ النہین پڑھنے کا واقعہ:

ابن قیم الجوزی کہتے ہیں مجھے حسن ابن قثم نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوبکر بن عمرؓ اور عثمان بن عفانؓ سے سنا ہے فرماتے ہیں

ہو کتاب اللہ روح ص ۱۱۰ حق کتاب اللہ روح ص ۱۱۰

كَانَ وَجِلٌ مِّمَّنْ إِلَى قَبْرِ أَبِيهِ يَوْمَ الْخُسْفَةِ فَبَقِيَ سُوْرَةٌ  
يَبْسُتُ لِحْيَتَهُ فِي نَحْصٍ أَكْبَمِيهَ لِقَرَأَةِ سُوْرَةٍ يَبْسُتُ لِحْيَتَهُ قُلْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي  
كُنْتُ قَسَمْتُ لِهَذِهِ السُّوْرَةِ نَوَافِلًا فَخَسَفَتْ فِي أَهْلِ هَذِهِ النُّقَابِ  
فَلَمَّا كَانَ فِي الْخُسْفَةِ أَلْقَى نَلْيَهَا جَاءَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ: أَلَيْتَ  
فُلَانٌ ابْنُ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَعْدُ قَالَ: ابْنُ بَنَاتٍ فَيَمَاتُ فَرَأَيْتُهَا فِي  
النُّوْمِ بِمَالَتِهِ عَلَى شَيْئٍ قَبْرُهَا فَكَلَّمَتْ مَا أَجَلْتُكَ خَالَتُهَا؟  
فَقَالَتْ: ابْنُ فُلَانٍ ابْنُ فُلَانٍ جَاءَهُ إِلَى قَبْرِ أَبِيهِ لِقَرَأَةِ سُوْرَةٍ مِنْ  
وَجِلٍّ فَوَدَّعَاهَا لِأَهْلِ النُّقَابِ فَجَاءَتْهَا مِنْ رُوحٍ ذَلِكَ أَوْ غَيْرُهَا  
أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ ۝۲۰ "ایک شخص حدیسا کے ایک کواچی والدہ کی قبر پر آتا تھا اور سورہ  
نحش شریف کی تلاوت کرتا تھا۔ ایک دن وہ قبر پر آیا۔ اس نے سورہ نحش کی تلاوت  
کی۔ پھر اس نے دعا کی (اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ قَسَمْتُ لِهَذِهِ السُّوْرَةِ نَوَافِلًا  
فَاجْعَلْنِي فِي أَهْلِ هَذِهِ النُّقَابِ) "میرے والد (اہل جہنم) اگر تو اس  
سورہ کو قسم فرماتا ہے تو اس قبر میں کتنے قبروں والوں کو اس کا ثواب عطا فرما۔"  
اگلے حدیسا کے میں ایک عورت اس کے پاس آئی اور اس سے پوچھا کیا تو فلاں  
ابن فلاں ہے؟ میں نے کہا ہاں اور اس نے کہا میری ایک بیٹی فوت ہوئی ہے۔ میں  
نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی قبر کے کنارے پر بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے اس  
سے پوچھا یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ اس نے آپ کا نام بتایا اور کہا کہ وہ اپنی والدہ کی قبر پر  
آئے اور سورہ نحش (شریف) تلاوت کی اور سب قبروں والوں کو (اس کا ثواب)  
عطا فرمایا۔ اس میں سے سب کا ثواب میں بھی ۱۰ میں بخش دیا گیا یا اس جیسا جملہ بھلا۔"  
حضرت حسن بن سہب (عمرانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں صَلَّيْتُ النَّبَاغِي  
عَنِ الْقُرْآنِ فِي عِنْدَ الْقَبْرِ فَقَالَ لَا تَهْنِ بِهَا عَيْنٌ "میں نے (حضرت ابیہ)  
شافعی علیہ الرحمہ سے سنے کے پاس تلاوت قرآن مجید کے بارے میں پوچھا تو انہوں  
نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔"

۱۱۱ کتاب الادب ص ۳۰۰ ج ۱ کتاب الادب ص ۳۰۰

حضرت خالد علیہ الرحمہ نے حضرت شعبی علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے  
فرماتے ہیں كَانَ ابْنُ الْقَتَادَةِ إِذَا مَاتَ كَتَبْتُ لَهُمُ الْوَصِيَّةَ اسْتَطَفُوا إِلَيَّ قَبْرَهُ  
يَقْرَأُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ ۝۱۱ "جب انصار کا کوئی عزیز فوت ہو جاتا تھا تو وہ اس  
کی قبر کے پاس آکر قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔"

حضرت حسن بن جری علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فَمَرَرْتُ  
عَلَى قَبْرِ أُخْتٍ لِي فَقَرَأْتُ عِنْدَهَا تِلْكَ لَمَّا يَذْكُرُ فِيهَا فَبَقِيَ لِي  
زَجَلٌ فَقَالَ: إِنِّي وَكَلْتُ أَحَدَكُمْ فِي الصَّامِ يَقُولُ: جِزَى اللَّهِ أَبَا عَلِيٍّ  
عَنْهُ الْفَقْدُ انْتَفَعْتُ بِهَا قَرَأَ ۝۱۲ "میں اپنی بیٹی کی قبر سے گزرا تو وہیں پر قرآن  
پاک کی سورہ جب کی تلاوت کی (قرآن کے دن) ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے  
لاگیا (مات) میں نے خواب میں تمہاری بیٹی کو دیکھا ہے فرمائی تھی اللہ (میں جلال)  
میرے بھائی کو پڑا ہے مجھے عطا فرمائے اس کی قرأت سے میں نے فائدہ اٹھایا۔"

قرآن کے بعد قبر پر قرآن پاک کی تلاوت:

حضرت ملازمین حاج اپنے والد سے چلے کرتے ہیں: "میرے والد نے  
مجھے (وصیت فرمائی بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَبِسْمِ اللَّهِ عَلَيَّ  
السَّامِ سَامًا وَاقْرَأْ عِنْدَ زَائِمِي طَابَتْهُ الْقَبْرُ وَخَالَتْهَا طَوَاتِي  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ يَقُولُ ذَلِكَ ۝۱۳ "جب میں میرا باپ اور  
جب مجھے لحد میں رکھتا تھا بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ اَللَّهُ "پڑھتا اور میری  
قبر پر مٹی ڈالتا مٹی ڈالتے (اور قبر بناتے) کے بعد میری قبر کے سر پر سورہ البقرہ کی  
ابتدائی آیات مبارکہ اور آخری آیات مبارکہ پڑھتا ایک دعا مبارکہ میں سر کی طرف  
اٹھائی آیات مبارکہ اور پاؤں کی طرف آخری آیات مبارکہ کے پڑھنا ذکر ہے۔  
کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔"

۱۱۱ کتاب الادب ص ۳۰۰ ج ۱ کتاب الادب ص ۳۰۰ ج ۱ کتاب الادب ص ۳۰۰

ص ۱۰۰ ج ۱ کتاب الادب ص ۳۰۰



## حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے رجوع کا واقعہ:

ہاں حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا دوسرے ہے۔ یہ بات مسلم نے نقل کی ہے۔ حضرت ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ بات حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ایک عبادت کے نقل کی ہے لیکن اس کے بعد انہیں نے رجوع کر لیا تھا۔

چنانچہ عبادت سے منقول ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک ناچوٹھس کو قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا دوسرے ہے (یہ بات ہے کہ حضرت محمد بن قاسم رحمہ اللہ دہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اب ابو عبد اللہ (یہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی کنیت ہے) حضرت علی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا وہ اللہ پاہستار ہیں۔ حضرت محمد بن قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا مجھے حضرت بشر علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے بیعت کی تھی کہ جب ہی کا انتقال ہو جائے تو ان کی قبر کے پاس سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات مبارکہ (انکم سے ہم المفلحون تم کو اور غریب) (لہ ما فی السموات سے سورت کے آخر تک) پڑھا جائے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی ایسی بات کی روایت کی تھی۔ یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا چنانچہ ان شخص سے کہو کہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھے۔ حضرت علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اپنی حسن بن عثمان عظیم بزاز نے بیان کیا اور وہ اللہ (رحمہ اللہ) علیہ السلام ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا وہ اس ناچوٹھس کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جو قبرستان میں قرآن مجید پڑھا کرتا تھا۔ اس قبرستان والوں کے لئے بدیہ:

”مترت بشر بن منصور علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں:

”المطبیع لابن قدامہ جلد ۳ ص ۵۱۸-۵۱۹۔

لَمَّا كَانَ مِنْ الْمَدَائِنِ كَانَ يُحْتَفِلُ إِلَى الْعُتْبَانِ  
فِيْهِ هَذِهِ الصَّلَاةُ عَلَى الْخَبَاءِ إِذَا أَسْنَى وَلَقَدْ عَلِيَ بَابُ الْمُقَابِرِ  
لَقَالَ: أَلَسَ الْبُتَّةُ وَحَفَّتْكُمْ وَرَجَمَ عَنْ بَنِيكُمْ وَتَجَاوَزَ عَنْ  
مَنْبَعِيكُمْ وَقَبِلَ حَسَنَاتِكُمْ لَا يَزِيدُ عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَاتِ قَالَ:  
لَمَّا نَسَبْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَنَصَرْتُكَ إِلَى أَهْلِ الْغَلْبَةِ وَلَمْ يَأْتِ الْمُتَغَابِرُ  
لَمَّا دَعَا كَمَا كُنْتُ أَدْعُو قَالَ: قَبِيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذَا يَخْلُقُ خَبِيرٌ فَلَمَّا  
جَاءَ وَيُنِيْ فَكُلْتُ: مَا أَنْتُمْ وَمَا خَاجُكُمْ؟ فَلَمَّا: نَعْنُ أَهْلُ الْمُقَابِرِ  
فَقُلْتُ: مَا خَاجُكُمْ قَالُوا: إِنَّكَ غَوَّوْنَا بِكَ هَذِهِ عَمَلٌ  
بِنَصْرِ الْفِكَ لِيْ أَغْلِبَكَ فَكُلْتُ: وَمَا جِيْ؟ قَالُوا: أَلَدْعَوَاتِ الْغَلْبَةِ  
كُنْتُ فَدْعُوْنَا بِهَا قَالَ فُلْتُ: لَهَا بِيْ أَغْوَا لِيْ لَكَ قَالَ: لَمَّا تَرَكْتُهَا  
نَسَعْتُ ۲ ص ۱۱۰ علماؤن کے زمانے میں ایک شخص قبرستان آجاتا تھا اور موتی کی نماز  
چتا رہ میں حاضر ہوتا تھا۔ جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہوتا اور  
کہتا اللہ تبارک تعالیٰ تمہاری رحمت و درگاہ سے تمہاری غربت پر رحم فرمائے اور  
تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے اور تمہاری نیکیاں قبول فرمائے، ان کلمات سے  
زیادہ کوئی بات نہ کرتا اس کا بیان ہے کہ ایک شام میں قبرستان نہ گیا اور اپنے گھر  
آ گیا اور ان کے لئے وضو کی حیثیت کا کس نہ کیا کرتا تھا۔ کہتا ہے، رات میں سو رہا تھا  
تو کیا دیکھا کہ انسانوں کا الجھو کثیر ہے، احمد لگاوا انسان ہی انسان ہیں وہ میرے  
پاس آئے۔ میں نے پوچھا تو کون ہو اور تمہیں کیا حاجت ہے؟ کہتے تھے ہم قبروں  
دائے ہیں۔ میں نے پوچھا تمہیں کیا حاجت ہے؟ بولے تم نے اپنے گھر جانے سے  
پہلے ہمیں لپچے دیے تھے کہ مادی بنا دیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا دیے؟ بولے وہ  
ذرا ہیں جو تم ہمارے لئے کرتے ہو۔ میں نے ان سے کہا اچھا میں تمہارے لئے  
ذرا تمیں کرتا رہوں گا۔ کہتے ہیں پھر میں نے یہ کلمہ بھی ترک نہ کیا۔“

۲ ص کتاب الارواح ص ۷۔

## قبر سے آواز کا آنا:

حضرت یزید بن ہارون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے حضرت سلمان بنی علیہ  
الرحمہ نے خبر دی کہ حضرت ابو عثمان عبد الرحمن بن ہدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ان دنوں  
مناص خرچ ہیں جملہ فی یوم وغلبہ ثبات حقیقات فانتہی الی  
قبر کان فصلت رخصتین ثم انکاث علیہ فی اللہ ان قلبی  
لیفطان یا سمعت صوتاً من القبر: انک عینی لا تؤذانی فانتکم  
قوم نعلمون ولا تعلمون ونحن قوم نعلم ولا نعلم ولا ن  
یخون لی مثل رخصتیک اوجب الی من حمداً وخملاً لهذا قد علم  
بفتحکاء الرُّجل علی القبر وبضلا یہ ۳۳۱ حضرت سلمان علیہ  
الرحمہ ایک درویش جاناڑے کے ساتھ تھے اور معمولی قسم کے کپڑے پہن کر رکھے تھے۔  
فرماتے ہیں میں نے ایک قبر کے پاس درخت نماں پا دی۔ پھر میں اس قبر کے ساتھ  
لکھ لگا کر بیٹھ گیا۔ فرماتے ہیں اللہ جبار و تعالیٰ کی قسم میری دل و جان تمام میں نے قبر  
سے ایک آواز سنی، یہاں سے ہل جاؤ گے اذیت نہ پہنچاؤ۔ تم لوگوں کو کل کام موقع  
مائل ہے مگر تم نہیں جانتے (تمہارے حالات کیا ہیں؟) اور تم (حالات کو) جانتے  
ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ مجھے کہا: یہ دو رخصتیں ملاں ملاں چڑ سے بڑھ دیاری ہیں۔  
ابن تیمیہ لکھ رہی تھیں: ”لو کہ وہیں قبر والے معلوم ہو گیا کہ ایک شخص میری قبر کے  
ساتھ کھیلے گا تو وہ ہے اور اس کی نماز کا بھی علم ہو گیا۔“

## فصل کے والد کا القہر:

ابن تیمیہ لکھ رہی تھیں: ”مجھ سے ہمیں حسین نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ  
سے بیان کیا ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا ابن مہینہ کے ماموں کے چچا  
فضل بن رقی نے بیان کیا لیساً مات ابی جزعت علیہ خروغا فنبذوا  
فکنت اخی قبرة کل یوم فم قصرت عن ذلک ما شاء اللہ ثم

اخی القبرة یوماً فنبنا انا جالس عند القبر علی حبیبی عیفاً فنبئت  
فرايت کمان کبر ابی قد الفرج وکمانه فاجد فی قبره منو فیما  
الحفاته علیہ شحنة الموتی قال: فکانتی بکنت لکما وانبته قال:  
یحبیبی ما ابطاک عیبی؟ قلت: وایک لتعلم بمنجینی؟ قال:  
ما جئت مری الا علیکما وقد کنت تانی فی الناس یک فامس یک  
وتمس من حوائی بذعابک قال: فکنت اینه بتد ذلک عیبی؟ ۳۳۲  
”جب میرے والد فوت ہو گئے تو مجھے احتجاجی ملاں ہوا میں دروازوں کی قبر پر حاضری  
رہتا پھر میں کچھ دن ان کی قبر پر آئے سے رک گیا۔ میرا اللہ جبار و تعالیٰ نے جہاں پھر  
ایک دن میں ان کی قبر پر حاضر ہوا اور قبر کے پاس بیٹھ گیا اور بیٹھے بیٹھے مجھے نیند آ گئی۔  
میں کیا رہتا ہوں کہ میرے والد المترم کی قبر چست کی اور قبر میں کفن میں لیٹے غلابہ زرد  
خروں کی سی عیبت میں بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں یہ حضور کچھ کر میں روئے گا۔ میرے  
والد کرامی نے مجھے ملایا۔ اے میرے چچے اس جہ سے قوائے لوں کے بعد؟ یا؟ میں  
نے عرض کیا کیا میری حاضری کا آپ کو علم ہے؟ فرمایا جتنی مرتبہ بھی تم آنے  
تمہارے آنے کی مجھے خبر ہوگی اور تمہارے آنے سے اور تمہاری دعاؤں سے نہ صرف  
مجھے بلکہ میرے اس پاس کے لوگوں کو بھی اس نعمت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں  
اس کے بعد میں اکثر ان کی قبر پر جا کر رہتا۔“

## قبر والے کو تکلیف:

حضرت ابو قلاب علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں انکلسک من  
الشم الی البضرة فزلت منو لا فسطیث وصلت رخصتین بللی  
ثم وصفت زاسی علی قبر فمکت فم القہر فایا ضاجب القبر  
نفسکین یقول: قد اذینت منذ القلة ثم قال: انکم نعلمون ولا  
تعلمون وتحن نعلم ولا نقدر علی العملی فم قال الرخصای  
۳۳۳ کتاب المومن





• جسے احمدی بنی اہلحدیث نے "سید عارف" کا امیر کی تعریف کر دیا ہے

نمبر کتاب	صفحہ	نام کتاب	تاریخ
1	۷۷۰ء	ایمان لڑا ہے	۲۷
2	۷۷۰ء	حدیث شریف	28
3	۷۷۰ء	حق تعالیٰ کی رحمت کا دل	29
4	۷۷۰ء	قرآن شریف کا ہے	30
5	۷۷۰ء	عقیدہ حق تعالیٰ کا ہے	31
6	۷۷۰ء	مطالعہ ایمان کے فوائد و مسائل	32
7	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی رحمت	33
8	۷۷۰ء	عقیدہ حق تعالیٰ کی رحمت	34
9	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	35
10	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	36
11	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	37
12	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	38
13	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	39
14	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	40
15	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	41
16	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	42
17	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	43
18	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	44
19	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	45
20	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	46
21	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	47
22	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	48
23	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	49
24	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	50
25	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	51
26	۷۷۰ء	اللہ تعالیٰ کی رحمت	52

لکھنؤ: پاکستان سائنس سوسائٹی، ۱۹۹۸ء، ۱۱۱ صفحہ، ۰۳۰۰-۴۲۸۱۳۸